© rasailojaraid.com

تبصرے

تخلیق آدم اور نظریۂ ارتقاء

مصنف: مولانا شہاب الدین ندوی
ناشر: فرقانیہ اکیڈمی ٹرسٹ
قیمت: نامعلوم
صفحات: ۲۷۷

سائنسداں جب کافی شاہدی حقائق جمع کر لیتا ہے تو وہ ان کو ترتیب دے کے ایک نظری قانون اخذ کرنے کی کوشش کرتا ہے اگر اس کے ایک مخصوص ترتیب بندی میں چند حقائق موافق ہوتے ہیں اور زیادہ حقائق مخالف تو اس ترتیب بندی کو مفروضہ کہا جاتا ہے لیکن جس ترتیب بندی میں زیادہ حقائق موافق اور چند حقائق مخالف ہوتے ہیں تو اس کو نظریہ سے یاد کیا جاتا ہے مگر جس ترتیب بندی میں تمام حقائق موافق ہوتے ہیں تو اس کو ثابت شدہ حقیقت مان لیا جاتا ہے۔
(خان۔ مذہب اور سائنس، ۱۹۸۱)

ارتقاء برسوں سے ثابت شدہ حقیقت کی حیثیت اختیار کر چکا ہے اور آج شاہدی حقیقت اس کے خلاف نہیں ملی ہے خان، سائنس اور اجتہاد، ۱۹۷۶)
اگرچہ چند غیر یا نیم سائنسداں ارتقاء کے خلاف لکھتے آئے ہیں بغیر کسی شاہدی حقیقت کے۔ اسی بنا پر ذہین اور صاحب مطالعہ مسلم مفکروں نے ارتقاء کی مخالفت نہیں کی ہے۔ خود مولانا آزاد، سید سلیمان ندوی اور شیخ عبدہ وغیرہم ان مسلم مفکروں میں شامل ہیں۔

مسلمان اس کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اسلام دین فطرت ہے۔ الہامی کتابیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

[illegible] ہیں اور فطری قوانین بھی خدا کے تخلیق کردہ ہیں لہٰذا ان دونوں
میں تضاد [illegible] مگر فطری قوانین مشاہدہ حقائق پر مبنی ہیں لہٰذا ان کو
[illegible] ہے لہٰذا الہامی کتابوں میں بیان کردہ واقعات یا قوانین
[illegible] فطری قوانین میں اگر تضاد نظر آتے ہیں تو یہ محض الہامی
کتابوں کی تفسیرات کی بنا پر ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا ارتقاء کے معاملے میں مسلم علماء
میں اگر اختلاف ہے تو یہ محض تفسیر کی وجہ سے ہے۔

مذہبی حلقوں کی یہ عام روش ہے کہ وہ الہامی کتابوں کی قدیم تفسیر کو
سند تسلیم کرتے ہیں اور اس کے خلاف تفسیر کرنے والوں کو اہل الرائے
قرار دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ حضرات سائنس کی ہر چیز کو خواہ وہ مشاہدی
حقیقت ہی کیوں نہ ہو مشتبہ گردانتے ہیں۔ انہیں پس منظر میں ارتقاء کو
شعوری یا لاشعوری سے یاد کرتے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ارتقاء ایک
ثابت شدہ حقیقت ہے لیکن یہ نہیں کہ ارتقاء کی تمام کڑیاں خود بخود
دریافت ہو آتی ہیں اور ان میں خدا کا کوئی منصوبہ کارگر نہیں ہے غیر سائنٹفک
ہے مگر علماء نے اس تصور کو سائنسی عقیدت کی حیثیت دے دی ہے جس
کی مخالفت محض مذہبی حضرات ہی نہیں کرتے ہیں بلکہ غیر جانبدار اور سچے
سائنسدانوں کا بھی یہی موقف ہے (خدا، دور جدید اور ردعا، ۱۹۸۵)

مولانا شہاب الدین ندوی صاحب مسلسل یہ کوشش کرتے رہے ہیں
کہ علماء حضرات میں مشاہدی حقائق، مفروضہ، نظریہ اور ثابت شدہ حقیقت
کے فرق کو واضح کریں۔ (میں نے بھی مندرجہ بالا تینوں کتابوں میں یہی واضح
کرنے کی کوشش کی ہے) تاکہ علماء حضرات جدید تعلیم یافتہ حضرات کی نظر میں
مضحکہ خیز نہ بنیں بلکہ عزت کی نظر سے دیکھے جائیں اور ان کے اسلامی خیالات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو بدیہی تسلیم یا ان حضرات میں مقبولیت حاصل ہو سکے اسے وہ کبھی نہ
ان سے صفحات میں ادا کر سکیں لہذا پوری کتاب میں مولانا کی یہی کوشش
رہی ہے کہ یہ ثابت کریں کہ دنیا کا پورا نظام خدا کے منصوبے کے خلاف
چل رہا ہے کافروں کی یہ کوشش کہ دنیا کا پورا نظام بغیر خدا کے چل رہا ہے
سازش کا نتیجہ ہے مگر غلطی سے ارتقاء کے خلاف ثبوت فراہم کرنے لگ
گئے جو کتاب کا بڑا کمزور پہلو ہو کر رہ گیا ہے

(احسان اللہ)

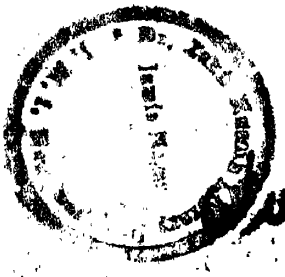

Number
12475
Date 26.3.77

بقیہ : اسلام کا نظام حکومت

COMPELLED TO MEN ONE THE NAMES OF ABUBAKR AND UMMAR.

THOUGHTHEY WERE MASTER OF A VERET EMRIRE YET THEY BINED. THE LIFE OF PURES.

("HARIJAN" Dated 27/7/37)

"یعنی سادگی کانگریس کی اجارہ داری نہیں۔ میں رام اور کرشن کا حوالہ بھی اس سلسلہ میں پیش نہ کر سکوں گا کیونکہ ان کی شخصیتیں ماقبل از تاریخ کی ہیں۔ البتہ میں اس ضمن میں ابوبکرؓ و عمرؓ کا نام لینے پر مجبور ہوں کہ باوجود ایک وسیع مملکت کے حاکم ہونے کے ان نے انتہائی سادگی اور فقرانہ زندگی بسر کی۔"

جی ہاں کمال یہی ہے کہ غیر اور پرائے بھی اعتراف کمال اور اقرار حق پر مجبور ہوں۔

(بشکریہ نصرۃ الاسلام نمبر بابت ماہ نومبر ۱۹۷۶ء)

© rasailojaraid.com